السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام میں مسئلہ تراویح پر جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں حضرت عائشہ کی روایت سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسنون تراویح آٹھ رکعت ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے، اب سوال یہ ہے کہ غیر رمضان میں جو حضور ﷺ کی نماز تھی اس کا کیا نام تھا؟ وہی نام رمضام میں کیوں نہیں استعمال کیا جاتا۔ رمضان میں اس کا نام تراویح کس نے رکھا؟ اللہ نے، رسول ﷺ نے، خلفائے اربعہ نے، یا علماء نے؟ اصل نماز جو تہجد ہے بارہ مہینے حضور ﷺ تہجد پڑھتے تھے۔ یہ نماز تراویح کس نے ایجاد کی جب اس نماز کا نام نہیں ہے تو کیا یہ بدعت نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ صلوة تراویح، قیام رمضان، صلوٰة اللیل وایام اللیل اور نماز تہجد ایک ہی عبادت سے عبارت اور ایک ہی نماز کے پانچ مترادف نام ہیں اور ماہ رمضان میں تراویح کے عالوہ صحیح یا ضعیف حدیث سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تہجد کی نماز بھی پڑھی ہو۔ یعنی جو غیر رمضان میں تہجد پڑھی جاتی ہے۔ رمضان میں وہی نماز تراویح کہلاتی ہے جیسے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے آگے حدیث آ رہی ہے۔ صاحب مرعاة المفاتیح لکھتے ہیں:

واعلم أن التراویح وقیام رمضان وصلاة اللیل وصلاة التہجد فی رمضان عبارة عن شيء واحد واسم لصلاة واحدة، ولیس التہجد فی رمضان غیر التراویح؛ لأنہ لم یثبت من روایة صحیحة ولا ضعیفة أن النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - صلی فی لیالی رمضان صلاتین إحداہما التراویح، والأخری التہجد، فالتہجد فی غیر رمضان ہو التراویح فی رمضان، کما یدل علیہ حدیث أبی ذر وغیرہ۔ (مرعاة الفاتیح: ص۲۲۵ ج۲ طبع ھند)

حضرت مولانا انور شاہ حنفی لکھتے ہیں:

المختار عندي أن التراویح وصلاة اللیل واحد وإن اختلفت صفتاہما، کعدم المواظبة علی التراویح، وأداءہا بالجماعة، وأداءہا فی أول اللیل تارة، وإیصالہا إلی السحر أخری بخلاف التہجد، فإنہ کان فی آخر اللیل، ولم تکن فیہ الجماعة، وجعل اختلاف الصفات دلیلاً علی اختلاف نوعیہما لیس بجید عندي، بل کانت تلک صلاة واحدة الخ۔ (فیض الباری بحوالہ مرعاة: ص۲۲۵ ج۲

میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہیں گو بظاہر ان کی صفات میں اختلاف ہے مثلاً: تراویح صرف رمضان میں پڑھنا با جماعت پڑھنا ہے شروع رات میں اور کبھی سحر کے وقت میں پڑھنا جبکہ تہجد پچھلی'' رات پڑھی جاتی ہے اور بلا جماعت پڑھی جاتی ہے، دونوں کی صفات میں اختلاف کو دونوں کے مختلف ہونے کی دلیل بنانا میرے نزدیک کوئی اچھی بات نہیں، بلکہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں جو گیارہ رکعت، یعنی آٹھ رکعت نفل اور ۳ رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اس کا نام قیام شہر رمضان تھا، جیسا کہ صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد، موطا امام املک اور موطا امام محمد وغیرہ کتب حدیث میں ہے ہاں امام بخاری کے زمانہ میں علمائے کرام قیام شہر رمضان کو تراویح کہنے لگے تھے، اس لئے بخاری کے ایک نسخہ میں تراویح کا باب باندھا گیا ہے،تاہم تراویح کے نام کی بنیاد کسی حدیث پر ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین سے تراویح کا نام منقول نہیں۔ جب یہ قیام رمضان نبی ﷺ سے ثابت ہے تو عرف عام میں اسے تراویح کہنے سے یہ قیام بدعت نہیں ہو جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص489

محدث فتویٰ